حکومت کی بدترین قادیانیت نوازی:

وزارت داخلہ پاکستان کی طرف سے ''نادرا'' کے ذریعے بیرون ممالک پاکستانیوں کے لیے بننے والے شناختی کارڈز (پاکستان اوریجن کارڈPOC اور شناختی کارڈ برائے اوورسیز پاکستانیز NICOP) کے لیے جاری ہونے والے کارڈوں سے ختم نبوت والا حلف نامہ خارج کر دیا ہے جبکہ اندرون ملک بننے والے شناختی کارڈز کے لیے جاری ہونے والے فارموں میں یہ حلف نامہ موجود ہے۔ شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور ضروری دستاویزات میں یہ حلف نامہ ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کے حوالے سے قانون سازی اور ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت ایکٹ جیسے قوانین کی روشنی میں شامل کیا گیا تھا جو نہ صرف آئین کا تقاضا تھا بلکہ یہاں کے معروضی حالات اور امت مسلمہ کے عقائد و جذبات کا آئینہ دار بھی ہے۔

حلف نامے والی عبارت کے بغیر طبع شدہ فارم جو بیرون ممالک سفارت خانوں کے ذریعے پاکستانی حاصل کرتے ہیں، اُن کی کاپیاں خود ہمارے ریکارڈ میں موجود ہیں اور ملک کے اخبارات کا وزارتِ خارجہ سے اس بات پر رابطہ بھی ہو چکا ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ذمہ داران اس صورتحال کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے پائے۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تمام جماعتیں، ادارے اور شخصیات اس پر ابتدائی سطح کا احتجاج بھی کر چکی ہیں۔ اگر اس کا فوری تدارک نہ کیا گیا تو اسلامیانِ پاکستان اور بیرون ممالک رہنے والے پاکستانی مسلمانوں میں تشویش بڑھے گی۔

ہم ان سطور کے ذریعے وزارتِ خارجہ اور متعلقہ اعلیٰ حکام کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ اس قانونی تقاضے کو بلا تاخیر پورا کریں اور اس کے ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ختم نبوت کے حوالے سے بعض کتب پر ناروا پابندی:

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے بعض کتب پر پابندی کا اعلان کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کی تشریح اور ردّ قادیانیت پر مبنی بعض کتب کو بھی اس میں شامل کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت و تشریح پر مبنی لٹریچر دراصل قرآن وحدیث سے ماخوذ ہے۔ امت کے چودہ سو سالہ متفقہ اور اجماعی عقیدے کی روشنی میں قادیانیوں سمیت انکارِ ختم نبوت پر مبنی تمام فتنے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اب اگر حکومت عقیدۂ ختم نبوت پر مبنی اور فتنہ ارتداد مرزائیہ کے حوالے سے طبع شدہ بعض کتب پر پابندی کا اعلان کرتی ہے تو اس کا بہت واضح مطلب یہ ہے کہ موجودہ حکومت خود اشتعال انگیز اقدامات کر کے صورتحال کو مزید خراب کرنا چاہتی ہے۔ مجلس احرار اسلام اس مسئلہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مؤقف کی مؤید ومعاون ہے اور ان سطور کے ذریعے اعلان کرتی ہے کہ اس قسم کی کسی پابندی کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا کوئی آئینی وقانونی جواز ہے۔

☆☆☆